مطبوعات

مسلمان اور مغربی تعلیم | از پروفیسر سید محمد سلیم ۔ ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیق تنظیم اساتذہ پاکستان ۸۔اے ذیلدار پارک، اچھرہ ۔لاہور ۔ سفید کاغذ پر اچھی طباعت ۔ صفحات : ۳۶۷ قیمت : -/۲۷ روپے (جو ارزاں ہے)

اس کتاب کا تعارف لکھنا مشکل ہے ۔ اس میں اتنا مواد ہے اور اتنی ضروری معلومات ہیں کہ اگر ان کے صرف موضوع ہی لکھے جائیں تو بڑی جگہ چاہیے ۔ کتاب کے ابتدائی یک صد صفحات (تقریباً) مغربی اقوام اور خصوصاً انگریزوں کے برصغیر میں ورود اور ان کی سازشی کارروائیوں کے متعلق ہیں ۔ وہ لوگ جس ذہنیت کے ساتھ آئے اور مقامی آبادی، خصوصاً مسلمانوں سے جو سلوک کیا اور ہندوؤں کو جس طرح ان کے مقابلے کے لیے کھڑا کیا، یہ داستان ان اوراق میں بکھری ہوئی ہے ۔ خود تعلیم کے باب میں یہ کہا گیا ہے کہ ابتداءً تو مقامی لوگوں کو پڑھنے لکھنے سے محروم کرنے کی کوشش کی گئی ۔ پھر جب تعلیم کا دور چلا تو مسلمانوں کو پیچھے پھینکنے کی تدبیریں کی گئیں ۔

برصغیر میں مغربی تسلط کے بعد تعلیم کی ابتدا عیسائیت کی تبلیغ کے لیے مختلف پادریوں نے کی اور جا بجا اسکول اور کالج کھولے ۔ ۱۶۹۸ء کے اجارہ نامہ میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو حکومت برطانیہ کی طرف سے اس بات کا پابند کیا گیا کہ ہر قلعے اور فیکٹری میں کم سے کم ایک پادری کو پروٹسٹنٹ مذہب کی تعلیم دینے کے لیے مامور کیا جائے ۔ ۱۷۷۳ء کے اجارہ نامہ کے تحت کمپنی کی حکومت کا باقاعدہ آغاز ہوا ۔ وارن ہیسٹنگز نے ۱۷۸۱ء میں مدرسہ عالیہ کلکتہ قائم کیا ۔ پھر ہندو سنسکرت کالج بنارس (۱۷۹۱ء) میں اور فورٹ ولیم مدرسہ ۱۷۹۹ء میں قائم ہوا جو

سلطان ٹیپو پر انگریزی فتح کی تاریخ ۴ مئی ۱۸۰۰ء کو کالج بنا دیا گیا۔ ویلزلی نے اپنے ملازمین کے لیے جو نصاب تجویز کیا تھا۔ وہ کتاب کے صفحہ ۱۳۰ پر درج ہے۔ تعلیم کے ساتھ احیائے علوم و ادبیات کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔

یہ تفصیل کتاب ہی میں دیکھیے کہ یہاں کے لیے برطانوی تعلیمی پالیسی کا ایک ایک نکتہ کب کب کس کس نے نمایاں کیا۔

برطانوی پارلیمنٹ کی قرارداد تعلیم (۱۸۱۳ء) بڑی اہم ہے۔ اسے کتاب کے صفحہ ۴۴-۱۴۳ پر اور اس کی تشریح کو صفحہ ۱۴۴ سے ۱۴۸ تک ملاحظہ فرمائیے۔ اس میں مسلمانوں کے وجود اور ان کی قومیت اور تہذیب اور ضرورتِ تعلیم کا کوئی حوالہ نہیں۔ بارھواں باب بتاتا ہے کہ کس طرح (۱۸۳۵ء تا ۱۸۵۴ء) مشرقی تعلیم کا خاتمہ ہوا اور مغربی تعلیم کا باقاعدہ اجراء ہوا۔ اور اسی مرحلے میں قانون تنسیخ اوقاف منظور کر کے بالفاظ ولیم ہنٹر مسلمانوں کے نظامِ تعلیم پر شاہ ضرب لگائی گئی پھر لارڈ میکالے کے نظریہ تعلیم اور اس کے مطابق بننے والی پالیسی اور اس کے نفاذ و اثرات کا ذکر ہے۔ تعلیم کے معاملے میں مسلمانوں کے ساتھ جو زیادتیاں کی گئیں۔ ان کے بارے میں ہنگامہ ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزی حکومت کو تلافی کا احساس ہوا کہ نیا منصوبہ بنایا جائے۔ چنانچہ ایک تعلیمی کمیشن منظور ہوا اور پھر مسلمانوں کی تعلیم کے لیے جو احکام دیئے گئے۔ وہ صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۵ پر ملاحظہ ہوں۔ آگے چل کر سرسید کی تعلیمی مساعی اور دوسری طرف مسیحی اداروں کے بننے کی تفصیل ہے۔

افسوس ہے کہ اس سے زیادہ کچھ عرض کرنا امکان میں نہیں۔ اہلِ ذوق کتاب حاصل کر کے خود دیکھیں۔

رُوح، عذابِ قبر اور سماع موتیٰ | از مولینا عبدالرحمٰن کیلانی۔ ناشر: مکتبۃ السلام۔ وسن پورہ لاہور۔ صفحات: ۱۲۵ قیمت: دس روپے

یہ ایک صاحبِ علم کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ خوب تحقیق کی گئی ہے۔ ان دنوں (اور پہلے سے بھی) ان موضوعات پر مختلف دائروں میں بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔ ان بحثوں کی تنقیح و توضیح کا کام

کیلانی صاحب نے نصوص کی روشنی میں کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مسائل بھی ضروری ہیں، مگر روح، عذاب، اور سماعِ موتیٰ جیسے غیبی امور میں منصوص اصولوں پر ایمان مجمل رکھنا کافی ہے۔ بہت زیادہ تفصیلات میں جانا، ردّ وکد کرنا اور ایک دوسرے سے بات منوانے کی کوشش کرنا بسا اوقات لوگوں کو تکلیفِ مالایطاق میں مبتلا کر دیتا ہے۔ بہر حال ان وسیع معلومات کی قدر کرنی چاہیے، جو کیلانی صاحب نے جمع کی ہیں۔

لیکن کاش کہ کچھ علماء اُس عذاب سے نجات کی کوئی راہ بھی سوچیں، جس میں آج مسلمان قومیں اور ہر مسلمان فرد بلکہ ہر انسان مبتلا ہے۔ کاش کہ کوئی پکار ایسی بھی ہو جو ان میتوں کو سنوا سکے جو چاروں طرف کثیر تعداد میں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔

دوسرے لفظوں میں قبر سے بعد کی زندگی کو درست کرنے کے لیے قبر سے پہلے کی زندگی کی اصلاح کا کام اشد ضروری ہے۔

ا

تبلیغی نصاب | از جناب تابش مہدی۔ ناشر: دار البحوث اسلامی، پوسٹ بکس نمبر ۴۴۳ کراچی۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: ۱۵/- روپیہ

اس کتاب پر ہم پہلے تبصرہ درج کر چکے ہیں۔ دوبارہ اندراج کا مقصد یہ ہے کہ اب یہ اس کا پہلا پاکستانی ایڈیشن ہے۔ یہ مقبول کتاب انڈیا میں بہت فروخت ہو رہی ہے۔ اور اب یہاں بھی یہ مارکیٹ میں آ گئی ہے۔

مکتوبات سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ | مرتبہ: حکیم محمد شریف مسلم۔ ناشر: البدر پبلی کیشنز، ۱۳۔ راحت مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ قیمت مجلّد ۲۷۲ صفحات ۵۰/- روپے

یہ مولانا مودودی کی طرف سے مرتب کے نام لکھے ہوئے یک صد خطوط کا مجموعہ ہے۔ پیش لفظ (از پروفیسر اسرار احمد سہارروی)، مکتوب الیہ یعنی حکیم صاحب کے حالاتِ زندگی (از طالب الہاشمی) اور حکیم محمد شریف مسلم مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی نظر میں، وہ ابتدائی مضامین ہیں جن ۷۴ صفحے پورے ہو گئے۔

ان خطوط کا غالب مرکزی موضوع تو مولینا کا اپنی تکالیف (بسلسلہ پتھری) کے لیے حکیم صاحب سے رجوع کرنے سے متعلق ہے۔ بیچ میں دوسرے موضوعات بھی آ گئے، جن میں سے خاصے مسائل پر حکیم صاحب نے بات چھیڑی۔ مولینا کا طب یونانی کے متعلق نہ صرف نقطۂ نظر سامنے آتا ہے، بلکہ شہادت ملتی ہے کہ مولینا اچھی خاصی طبی اصطلاحات اور معمولاتی ادویہ سے واقف تھے۔ پھر مولینا کا اپنی بیماری یا کسی ضمنی تکلیف کا خاص اندازِ اظہار بھی ادبی لحاظ سے بڑا اہم ہے۔

حسنِ ترتیب میں اضافہ ہو جاتا، اگر بعض بہت ہی نجی و سرسری خطوط یا عبارتوں کو حذف کر دیا جاتا۔ ہر چیز نہ آدمی اس لیے لکھتا ہے کہ وہ شائع ہو اور نہ یہ موزوں ہوتا ہے کہ جو کچھ ہاتھ لگے اُسے شائع کر دیا جائے۔ ایسے کام ماہرانہ چھان پھٹک سے انجام پائیں تو مناسب ہو۔ مثلاً مولینا کا ایک خاص اندازِ مروّت تھا کہ وہ بعض چیزوں کو ناپسند کرنے کے باوجود سہ جاتے تھے، یا ملنے جلنے والوں کے لیے ان کی طبیعت میں ایک خاص لحاظ تھا، جس کی وجہ سے لوگوں کو نامناسب خواہشیں بیان کر دینے کی جرأت بھی ہوتی تھی۔ لیکن مولینا کبھی سختی سے ٹوکتے نہیں تھے۔ اب یا تو ان کی سیرت کے ان گوشوں کو اچھی طرح واضح کر کے اس وضاحت کے فریم میں ان کی کسی عبارت کو دیکھا جائے اور یا پھر ایسی چیزوں کو روک لیا جائے۔

میرا ہمیشہ نقطۂ نظر یہ رہا ہے کہ مولینا جیسی خادمِ دین و انسانیت شخصیتوں کے متعلق کام کرتے اور کچھ بھی مواد سامنے لاتے ہوئے ایسا شائبہ پیدا نہ ہونے دیا جائے کہ جیسے کسی کا جی چاہتا ہو کہ مولینا کچھ وسیلۂ ظفر بن جائیں۔

معلوم نہیں، کس خیال سے چل کر کیا کچھ لکھ دیا۔ آخری کلمہ تو یہ کہنے کا ہے کہ یہ کتاب (حصہ اوّل) بڑی خدمت ہے اور اس کی جزا مرتب کو بھی ملے، ناشر کو بھی اور پروفیسر سہارودی صاحب اور طالب ہاشمی کو بھی۔

DOCKMENTS FROM THE U.S. ESPIONAGE DIN

مرتبین و ناشرین : دانش جویانِ مسلمان پیرو خطِ امام ایرانی مراکز تقسیم لٹریچر سے مل سکتی ہے۔

یہ کتاب انگریزی اور فارسی دونوں زبانوں میں ہے۔ دعویٰ یہ ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم بلا دلیل اسے غلط سمجھیں، کہ یہ ان دستاویزات کا مجموعہ ہے جو ایام انقلاب میں زیرِ حراست امریکی سفارت خانے سے برآمد ہوئے۔ ان کا اصل انگریزی متن بھی دے دیا گیا ہے اور ایک طرف فارسی ترجمہ۔

خاص بات یہ ہے کہ اس "قسط" کا تعلق زیادہ تر پاکستان سے ہے۔ ضمناً افغانستان کے معاملات بھی آتے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ پاکستان، ایران اور افغانستان پر مشتمل علاقہ "بنیاد پرست اسلامیوں" کے نام پر مغرب والوں نے خطرناک قرار دے رکھا ہے۔ دونوں سپر پاورز اس کے خلاف ہیں۔ ایک نے افغانستان کو جہنم بنا دیا ہے، دوسری نے پاکستان میں خلفشار انگیزی کے لیے بٹن دبا دیا ہے۔ ایران جو ہاتھ سے نکل گیا، فی الحال اس کے لیے عراق سے جنگ کافی ہے۔ بعد میں جب دو ملکوں میں معرکے سر ہو چکیں گے تو پھر توجہات ایران کی طرف مبذول ہوں گی۔ بعض لوگ متذکرہ دستاویزات کی صحت پر شبہات کا اظہار کرتے ہیں۔

AL-MKRABAHA IN THEORY A PRACTICE

از سید حامد عبد الرحمٰن الکاف۔ ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈیمی، کراچی۔ ۱۰/۱۶۳ - C، فیڈرل بی ایریا کراچی - ۳۸۰۵ - قیمت درج نہیں۔

سید حامد الکاف سودی معاملات پر متعدد مقالات لکھ چکے ہیں۔ پیشِ نظر انگریزی پمفلٹ (صفحات: ۶۴) کے مبحث کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں القطر کے اسلامی بنک کے بنیادی طریقِ معاملت کو زیرِ بحث لا کر دکھایا گیا ہے کہ اس طریق میں سود شامل ہے اور قطر کے بنکنگ سسٹم کو شرعی علمی بنیاد فراہم کرنے والے ذی مرتبت عالم علامہ یوسف القرضاوی کے فقہی مسلک کو اصولِ نصوص کے خلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قرضاوی صاحب اس کے علمبردار ہیں کہ اشیاء کی معجل اور مؤخر قیمتوں میں فرق کرنا (یا بنا بر تاخیر ادائیگی کا معاوضہ لینا) جائز ہے۔ الکاف صاحب

نے بہت اچھی علمی بحث حوالوں اور ضروری تجزیے کے ساتھ کی ہے، مگر دو ایک مضمون اُنہوں نے علمی بحث سے ہٹ کر ذاتی جذباتیت کا دردمندانہ مظاہرہ کیا ہے۔ آخر میں اپنی طرف سے بھی حلِ قضیہ پیش کیا ہے۔ جی چاہتا تھا کہ اس پمفلٹ کے مباحث پر تفصیلی گفتگو کروں، مگر اس کے لیے جگہ نہیں۔

SUFISM AND SHARIAH

مؤلف: محمد عبدالحق انصاری۔ ناشر: دی اسلامک فاؤنڈیشن ۲۲۳ - لندن روڈ - سٹونی گیٹ لائسسٹر (LE2 1ZE) انگلینڈ - قیمت درج نہیں۔ نفیس طباعت - صفحات : ۳۶۸ -

دراصل یہ کتاب حضرت شیخ احمد مجدد سرہندی کی ان کاوشوں سے متعلق ہے جو حضرت نے ادارہ تصوّف کی اصلاح کے لیے کیں۔ مگر جتنی محنت و توجہ حضرت مجدّد کے مکاتیب کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے، قریب قریب اتنی ہی توجہ کا تقاضا یہ کتاب کرتی ہے۔ بڑی پیچیدگی تصوّف کی اصطلاحات کی ہے، جنہیں آج کل کے تعلیم یافتہ لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ اور پھر مزید قضیہ یہ ہے کہ ان اصطلاحات کے مروّج و معروف مفہوم کے بجائے حضرت مجدّد ان میں ایک نیا مفہوم پیدا کرتے ہیں تاہم حضرت مجدّد کے کام کے جن پہلوؤں کو منعکس کیا گیا ہے، ان میں چند اہم یہ ہیں:

۱ — انہوں نے نہ صرف شریعت اور طریقت کی جدائی کو ختم کیا، بلکہ شریعت کو برتر رکھا۔

۲ — انہوں نے ابن عربی کے نظریۂ وحدت الوجود کا رد کیا اور اپنی طرف سے نظریۂ وحدت الشہود پیش کیا۔ علاوہ ازیں ابن العربی والے تصوّف کے پورے نظامِ فکر کو اُلٹ پلٹ دیا۔ کوئی معمولی آدمی ان کی تحریروں سے یہ ساری تفاصیل اخذ نہیں کر سکتا۔

۳ — انہوں نے دین و تصوف کے اُن تصورات کا خاتمہ کر دیا جو نظامِ دنیا اور سیاسی ہیئت کے بگاڑ سے بے تعلق رہتے ہیں۔ بلکہ عملاً خود آگے بڑھ کر اقامتِ دین کے لیے سعی کی اور سیاسی قید کی آزمائش سے بھی گذرے۔

۴ — ان کا خاص تجربہ یہ ہے کہ انہوں نے دعوت بذریعہ خط و کتابت کا طریقہ اختیار کیا۔ اور اس معاملے میں شعر اور ادبیت سے خوب کام لیا۔

مؤلف محمد عبد الحق انصاری سب کے شکریے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے نہ صرف حضرت مجدد کے مکاتیب کو چھانا پھٹکا اور ایک ہی موضوع سے متعلق دس دس جگہ بکھرے ہوئے نکات کو جمع کیا، بلکہ حضرت مجدد کے خیالات کا تجزیہ کرنے اور قارئین کے لیے قابلِ فہم بنانے میں بڑی قابلیت کا ثبوت دیا۔ یہ کتاب اسلامی لٹریچر میں نہایت قیمتی اضافہ ہے۔

علامہ سید سلیمان ندوی اور حیدر آباد آصفی

از مولینا غلام محمد۔ ناشر: بہادر یار جنگ اکادمی۔ سراج الدولہ روڈ بہادر آباد کراچی۔ صفحات: ۱۰۳۔ قیمت: -/۲۰ روپے

نواب بہادر یار جنگ کا نام ملی فکر و عمل کی تیز رو پیدا کر دینے والا ہے۔ اسی نسبت سے بہادر یار جنگ اکادمی نہایت اچھا اور وسیع کام کر رہی ہے۔ ہال ہے، اجتماع گاہ ہے، لائبریری ہے اور دارالاشاعت ہے۔ ایسے ادارے قوم کی بڑی دولت ہیں۔

سفید کاغذ پر چھپی ہوئی چھوٹی سی اس کتاب میں اہم مواد اتنا ہے کہ "ظرف مطبوعات" میں اس کے دسویں حصے کی سمائی بھی نہیں۔ علامہ سید سلیمان ندوی جیسی درخشاں اسلامی اور علمی شخصیت کی کئی تجلیات اس میں محفوظ ہیں۔ انہوں نے حیدر آباد کے سات سفر (مارچ ۱۹۱۱ء تا دسمبر ۱۹۴۳ء) کیے جن میں سے ہر سفر علمی و تعلیمی نوعیت رکھتا تھا۔ حضرت علامہ نے دارالمصنفین کی مشہور سیرت کی پیش کش آصف سابع کے سامنے کی اور پھر اس حکمران سے بڑے گہرے تعلقات نے نشو و نما پائی۔ علامہ نے تقاریر کے علاوہ تعلیمی اور قانونی امور میں بھی معاونت کی۔ خاص خاص اداروں سے دلچسپی لی۔ سید صاحب کے اثرات سے نماز کے اندر کے جزئی اختلافات پر ردوکد کے انسداد کا شاہی حکم جاری ہوا۔ سنی، شیعہ قضیہ کو دور کرنے اور راہِ اشتراک نکالنے کے لیے فرمانروا نے علماء سے استصواب کیا تو جواب ملا کہ "حق و باطل کے درمیان کوئی راہِ اشتراک نہیں نکالی جاسکتی"۔ بات ختم ہوگئی۔ کتاب میں علامہ صاحب کے اس دائرہ تعلقات کا ذکر ہے جو حیدر آباد میں پھیلا رہا۔ کئی ضیافتوں اور ملاقاتوں کا ذکر ہے۔ حیدر آباد کی تاریخ اور علامہ ندوی کی سوانح کو سمجھنے کے لیے اسے پڑھنا ضروری ہے۔ ہم یہاں اس اجمال کی حد سے آگے نہیں جاسکتے۔

حضرت زینبؓ بنت جحش | از ابن عبدالشکور - ناشر: عارف پبلیکیشنز، بنگلور ۵۱ و مکتبہ تعمیر انسانیت اردو بازار، لاہور- قیمت: ۱۲/- روپے

یہ بات بڑی اُمید افزا ہے کہ نوجوانوں میں تاریخ و سیرت کو نئے اسالیب سے پیش کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ حضرت زینب بنت جحش کے حالات زندگی ادبی انداز سے بیان کیے گئے ہیں، بلکہ شروع میں مکالماتی انداز بھی آزمایا گیا۔ اس بارے میں مجھے بڑی آرزو رہی کہ نہ صرف تاریخ و سوانح بلکہ دعوتی لٹریچر بھی ڈراما نہیں تو مکالماتی صورت میں شائع ہو، مگر یہ فن بڑا مشکل ہے۔ ابن عبدالشکور صاحب یقیناً ترقی کریں گے، مگر فی الحال مکالمے کا رنگ مصنوعی ہے اور سوائے اسلام لانے کے کسی مجلس میں کوئی عام بات ہوتی ہی نہیں۔ نیز کئی عورتوں اور لڑکوں کے اسلام لانے کا ذکر تیزی سے اور اکٹھے ہو جاتا ہے۔ یہ صورت غیر فطری ہے۔ ہر مکالمے میں بار بار پیاری بہن اور بہن وغیرہ کے الفاظ سے تخاطب کا انداز بھی مصنوعی ہے۔ تاریخ و سوانح کی صحت کو مکالماتی ادبیت سے ہم آہنگ کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔

بہر حال نیک نیتی سے اچھے مقصد کے لیے یہ کوشش کی گئی ہے، عورتوں اور بچوں کے لیے خصوصاً بہت مفید ہے۔

حکایاتِ عزیمت | از جناب بدر عالم - ناشر: گلستان پبلیکیشنز و مکتبہ چراغِ اسلام ۵/۱ قذافی مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور- قیمت: ۶/- روپے

بدر عالم صاحب سائنس دان اور ادیب ہونے کے ساتھ قرآن و حدیث اور اسلامی تاریخ سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہوں نے بزرگ دانشور پروفیسر فروغ احمد صاحب کے "تعارف" کے ساتھ اسلاف اور بزرگانِ دین کے ایسے ۶۷ واقعات جمع کئے ہیں جو درسِ عزیمت دیتے ہیں۔ نئی نسلوں کو ایسی چیزوں کی بہت ضرورت ہے۔

اسلام اور سرمایہ داری میں جنگ از جناب رانا صابر نظامی ۔ ناشر: ادارہ تحریک اسلامی ۲ ۔ اے سانڈہ روڈ لاہور۔ قیمت: ۲۵/ روپے۔

یہ دور جب کہ مغرب کے سحر سے انفرادی سرمایہ داری اور روسی آسیب کے زیر اثر حکومتی سرمایہ داری انسانوں پر مسلط ہے اور اس کی وجہ سے دنیا دارالعذاب بن گئی ہے۔ اس میں واحد مرکزِ امید اسلام رہ گیا ہے۔ رانا صابر نظامی نے اس کتاب میں آیات واحادیث جمع کر کے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ اسلام سرمایہ داری کا اتنا ہی دشمن ہے جتنا اشتراکیت کا۔ انہوں نے دولت کے ارتکاز، مزدوروں کی بہبود، سود کی لعنت، امپریلزم، سیکولرازم، نیشنلزم اور سوشلزم سارے موضوعات پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اسلام کے صراطِ مستقیم کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ داری اور جاگیرداری وہ بلائیں ہیں کہ جب تک کسی معاشرے پر مسلط ہوں، وہ اسلام تک تو کیا پہنچے گا، عمومی فلاح و بہبود سے بھی بہرہ مند نہ ہو سکے گا۔

نظریۂ کسب و انفاق از جناب حکیم محمد اسحٰق حویلیاں ۔ ناشر: منظور حسن اکیڈمی، کراچی۔ قیمت: ۱۶/ روپے

اس کتاب کا بھی تعلق نظامِ معاش سے ہے، حکیم صاحب نے قرآن، حدیث اور سیرت پاکؐ کی روشنی میں یہ دکھایا ہے کہ اگر لوگ حلال کی کمائی کے پابند ہوں، تبذیر و اسراف سے بچنے والے ہوں، اور انفاق میں فراخ دست ہوں تو نظامِ معیشت بھی درست رہتا ہے اور انسانی کردار بھی۔ انہوں نے انسان کی ذہنی اصلاح سے لے کر آمد و صرف اور لین دین کی درستی تک، ہر معاملے میں باقاعدہ تحقیق کر کے دینی رہنمائی بہم پہنچائی ہے۔ کتاب قابلِ قدر ہے۔

شاہنامہ بالاکوٹ نتیجۂ کاوش جناب علیم ناصری ۔ ناشر: مکتبہ علمیہ ۴۲/سی، نصیر آباد، شالامار ٹاؤن ۔ لاہور ۲ قیمت: ۴۰/ روپے۔

یہ تحریک شہدائے بالاکوٹ کی منظوم داستان کا پہلا حصہ ہے جو ۲۷۲ صفحوں پر پھیلا ہوا

ہے۔ اسے لکھنے کا شرف جناب علیم ناصری کو حاصل ہوا، جو کہنہ مشق شاعر اور مخلص فن کار ہی نہیں، کتاب و سنت والے مسلمان ہیں۔ ناصری صاحب نے ایک تاثر شیخ اکرام کی موجِ کوثر سے لیا، پھر مرزا حیرت دہلوی کی کتاب حیاتِ طیبہ خریدی۔ پھر مولینا غلام رسول مہر سے "سید احمد شہید" مستعار لی۔ اور شاہنامہ کا آغاز کر دیا۔ اس طویل مثنوی کا سب سے پہلے جو باب لکھا گیا وہ "معرکۂ اکوڑہ خٹک" ہے۔ مومن کی مثنوی جہاد کا تعلق بھی تحریک سید احمد شہید سے ہے۔ وہ ابتدا تھی، یہ انتہا ہے۔ سید ابوالحسن علی ندوی کا مقدمہ اور ڈاکٹر سید عبداللہ کی تقریظ "حقیقت نگاری" کو پڑھنے کے بعد کچھ کہنے کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ ڈاکٹر صاحب اسے "عمدہ جنگ نامہ" قرار دیتے ہیں۔ جس میں تاریخ سے سرِمو انحراف نہیں کیا گیا۔ مبالغہ سے پاک واقعہ نگاری ہے جس کا ہر ہر لفظ ایمان و ایقان میں لپٹا ہوا اور جذبۂ جہاد سے ملفوف ہے۔

آغاز "موجِ کہسار" سے ہوتا ہے جو بڑی پُرزور نظم بہ پیرایۂ غزل، بہ زبانِ فارسی، رنگِ اقبال لیے ہوئے ہے۔ پھر حمد و نعت کے صفحات ہیں۔ بعد ازاں "حرفِ اوّل" ہے۔ بہت زوردار شاعری ہے۔ پھر آگے جو نئے در وا ہوتے ہیں، ان کو محض گنوانا بھی آسان نہیں۔ اہلِ ذوق خود پڑھیں۔

یہ کام ہے بڑا مشکل کہ مواد ٹھوس تاریخ کا ہو۔ اور جوں کا توں خارج سے لینا ہو اور بیان کا پیرایہ شعر کا ہو جس کی اصل داخلیت ہوتی ہے۔ ٹھوس حقائق کو تخیل میں آمیز کرنا، ایسا ہے جیسے موتی کو پگھلا کر آنسو میں یا یاقوت کو قطرۂ خون میں حل کیا جائے۔ علیم ناصری نے ایسی ہی کیمیاگری کی ہے۔

حکومت اور علمائے ربّانی | از مولینا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی۔ ناشر: مکتبۂ نذیریہ، چناب بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور ۱۸

یہ کتاب دورِ حاضر میں ماضی کے ایمان پرور اور جذبہ انگیز واقعات کو سامنے لا کر دلوں کو نئی زندگی دے سکتی ہے۔ حضرت سعید بن جبیرؓ، امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ

امام بخاریؒ، امام شافعیؒ جیسے بزرگ لوگوں نے جابر حکمرانوں کے سامنے جو کردار پیش کیا، وہ علماء کے لیے بطور خاص اور ہر مسلمان کے لیے عموماً سبق آموز ہے۔

تازیانۂ شیطان از مولینا احمد سعید دہلوی - نظرِ ثانی از معراج محمد بارق -

ناشر: قدیمی کتب خانہ، بالمقابل آرام باغ، کراچی۔ قیمت مجلد ۲۴/- روپے، پیپر بیک ۱۶/- روپے

کتاب وسنت کی بنیاد پر شیطان کے کردار کا جائزہ لیا گیا ہے، نیز اہم روایتوں اور اقتباسات کی بنیاد پر دکھایا گیا ہے کہ شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لیے کس کس طرح کی چالیں چلتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اولادِ آدم اس ازلی دشمن کے بارے میں متنبہ ہو اور اس کے طریقۂ واردات کو جانے اور اس سے بچنے کی تدبیریں کرے۔ شیطان کے مقابل میں خدا کی پناہ حاصل کرنے کے لیے بھی تعلیم دی گئی ہے۔ آخر میں نتیجۂ اطاعتِ رحمٰن اور ثمرۂ پیرویٔ نفس شیطان کے حقائق بصورتِ تقابل بیان کیے گئے ہیں۔

لاتفرقوا از جناب محمد ارشد آزاد - ناشر: دارالتبلیغ جامع مسجد انوار مدینہ، گلبرگ ۳، لاہور۔ قیمت درج نہیں۔

اس تبلیغی پمفلٹ میں آیات، احادیث اور اشعار جمع کر کے اس پر زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو متحد ہونا چاہیے۔

سرکاری نظامِ تعلیم میں تدریسِ عربی جناب حافظ نذر احمد صاحب، پرنسپل شبلی کالج، لاہور

ناشر: تعلیم القرآن خط وکتابت اسکول، پوسٹ بکس نمبر ۱۷۱۲ - محمد نگر، لاہور ۵ قیمت درج نہیں

اس مختصر سے مقالے میں حافظ صاحب نے کمال کر دیا ہے کہ سرکاری اداروں میں عربی زبان کی تعلیمی رفتار کے اعداد وشمار کے ذریعے حالات کی دردناک تصویر کھینچ دی ہے۔

سارے صوبوں میں، ہر ایجوکیشن بورڈ کے تحت اور میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے

کی سطح پر عربی زبان کی تعلیم کا حال اور طلبہ کی تعداد سب واضح ہے ۔ مثلاً کراچی یونیورسٹی کراچی کے جائزے سے ہیں ایم اے کی سطح کا یہ حساب پیش کیا گیا ہے کہ دوسرے مضامین کی بہ نسبت عربی کے طلبہ ۱۹۷۰ء میں ۶ فی ہزار تھے ۔ ۱۹۷۳ء میں ۳ فی ہزار اور ۱۹۸۴ء میں نسبت ایک فی ہزار سے بھی کم ہو گئی ۔ یہ حال ہے اس ملک کا جو اسلام کو قائم کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا ۔ حافظ صاحب نے کئی ماہ کی مشقت سے یہ اعداد و شمار جمع کیے ہیں ۔

انتخابات اور جماعتِ اسلامی | از جناب سید محمد رضوی صاحب ۔ ناشر: دار البحوث الاسلامی پوسٹ بکس نمبر ۲۰۲، کراچی ۔ صفحات ۸۰ قیمت : ۵/- روپے

اس پمفلٹ میں گذشتہ ملکی انتخابات کا جائزہ لیا گیا ہے ۔ بد قسمتی سے سنجیدہ تحقیقی بحث کے بجائے مناظرانہ رنگ غالب ہو گیا ہے ۔

عہدِ وفا اور وفائے عہد | از جناب خرم جاہ مراد ۔ ناشر: حلقۂ خواتین پاکستان ۔ ملنے کا پتہ: ادارہ بتول، ۸ سلطان احمد روڈ، اچھرہ، لاہور ۱۶

قیمت: ۱ر۳۰ روپیہ

خرم جاہ مراد ہمارے گراں قدر دانشور اور پُر خلوص رفیق ہیں ۔ ان کو قرآن سے بڑی محبت ہے ۔ اور قرآن کا پیغام دوسروں تک مؤثر اسالیب میں پہنچانے کی خاص صلاحیت رکھتے ہیں ۔ اس پمفلٹ میں سورۂ فتح کی آیات ۸ تا ۱۰ کے مفہوم و مدعا کو بڑی خوبی سے انہوں نے واضح کیا ہے ۔

دلشاد یہ تفسیر القرآن العظیم | از جناب دلشاد کلانچوی ۔ ناشر: سرائیکی لائبریری بہاولپور ۔ بلا قیمت ۔ اس رسالہ میں سورۂ فاتحہ کا ترجمہ سرائیکی زبان میں دیا گیا ہے ۔ بظاہر نقطہ نظر مناسب ہی معلوم ہوتا ہے ، مگر سرائیکی تحریر کو پڑھنا اور سمجھنا ہمارے لیے تو مشکل ہے ۔